



سوال

(362) اگر بیوی برے اخلاق کی ہو تو اسے طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے سالے کی بیوی اپنی ساس کے ساتھ برے اخلاق اور بے ادبی سے پیش آتی ہے اور اس کی ہمیشہ بے عزتی کرتی ہے ساس میری بیوی کو ٹیلی فون کر کے بہو سے تنگ آکر روتی ہے میری ساس کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے۔ کئی بار شکوئی شکایت کے بعد انھوں نے بہو کے گھر والوں سے بات چیت کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اور نہ ہی معاملہ سدھرتا نظر آتا ہے اس لیے انھوں نے طلاق کا سوچا ہے۔ تو اگر اس کا شوہر اسے طلاق دے دے تو درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اصل میں طلاق مکروہ ہے لیکن بعض اوقات کچھ ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ طلاق کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات تو معاملہ طلاق کے وجوب تک جا پہنچتا ہے تو جو حالات سائل نے ذکر کیے ہیں اس میں ممکن ہے کہ مناسب حل طلاق ہی ہو۔ اس لیے کہ خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں ان میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اس کے والدین کی عزت و توقیر کرے اور پھر خاص کر ساس جو خاوند کی والدہ بھی ہے کیونکہ آدمی پر والدہ کا حق بیوی کے حق سے مقدم ہے اس لیے بیوی کو خاوند کی والدہ کا احترام و عزت کر کے اس کا مددگار ثابت ہونا چاہیے۔

اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ ضرورت کے وقت طلاق جائز و مباح ہے (یعنی جب اس کی ضرورت پیش آجائے مثلاً بیوی بد اخلاق ہو اس کا رہن سہن برا ہو بلاوجہ تکلیف پہنچاتی ہو وغیرہ وغیرہ تو طلاق دی جاسکتی ہے) (مزید دیکھئے: المغنی لابن قدامہ 324/10) (شیخ محمد المنجد)
حد ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 447

محدث فتویٰ